روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹/۷۴	اتوار ۲۲ صفر ۱۴۱۰ھ، ۲۴ تبوک ۱۳۶۸ ہش، ۲۴ ستمبر ۱۹۸۹ء	نمبر ۲۱۶

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" نفس تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک نفسِ امّارہ ایک لوّامہ اور تیسرا مطمئنّہ۔ پہلی حالت میں تو صُمٌّ بُکمٌ ہوتا ہے۔ کچھ معلوم اور محسوس نہیں ہوتا کہ کدھر جارہا ہے۔ امّارہ جدھر چاہتا ہے لے جاتا ہے۔ اسکے بعد جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے تو معرفت کی ابتدائی حالت میں لوّامہ کی حالت پیدا ہوجاتی ہے اور گناہ اور نیکی میں فرق کرنے لگتا ہے گناہ سے نفرت کرتا ہے مگر پوری قدرت اور طاقت عمل کی نہیں پاتا۔ نیکی اور شیطان سے ایک قسم کا جنگ ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ کبھی یہ غالب ہوتا ہے اور کبھی مغلوب ہوتا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ وہ حالت آجاتی ہے کہ یہ مطمئنّہ کے رنگ میں آجاتا ہے اور پھر گناہوں سے نری نفرت ہی نہیں ہوتی بلکہ گناہ کی لڑائی میں یہ فتح پالیتا ہے اور ان سے بچتا ہے اور نیکیاں اس سے بلا تکلّف صادر ہونے لگتی ہیں۔ پس اس اطمینان کی حالت پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے لوّامہ کی حالت پیدا ہو اور گناہ کی شناخت ہو۔ گناہ کی شناخت حقیقت میں بہت بڑی بات ہے۔ جو اس کو شناخت نہیں کرتا اس کا علاج نبیوں کے پاس نہیں ہے۔ نیکی کا پہلا دروازہ اسی سے کھلتا ہے (کہ) اوّل اپنی کورانہ زندگی کو سمجھے اور پھر بُری مجلس اور بُری صحبت کو چھوڑ کر نیک مجلس کی قدر کرے۔ اس کا یہی کام ہونا چاہیئے کہ جہاں بتایا جائے کہ اس کے مرض کا علاج ہوگا وہ اس طبیب کے پاس رہے اور جو کچھ وہ اس کو بتاوے اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو۔ دیکھو بیمار جب کسی طبیب کے پاس جاتا ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ طبیب کے ساتھ ایک مباحثہ شروع کردے بلکہ اس کا فرض یہی ہے کہ وہ اپنا مرض پیش کرے اور جو کچھ طبیب اس کو بتائے اس پر عمل کرے۔ اس سے وہ فائدہ اٹھائے گا اگر اس کے علاج پر جرح شروع کردے تو فائدہ کس طرح ہوگا"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۹۴/۹۵)

دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا ⁂ سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا
وہ اک زباں ہے عضوِ نہانی ہے دوسرا ⁂ یہ ہے حدیث سیّدنا سیّد الورٰی

(براہین احمدیہ جلد ۵ صـ ۱۹)

ہر ایک جو اسکی رضا میں فنا ہوتا ہے اسکی اعجازی قدرت کا مظہر ہوجاتا ہے

نئے زمانہ کی ایجادات

" نئے زمانہ کی ایجادات دینِ حق کی خدمت کیلئے دراصل انسان کو عطا ہوئی ہیں اس لئے ان سے پورا استفادہ کرنا چاہیئے۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۸۹ء)

● مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی اہلیہ صاحبہ پیٹ میں رسولی کی وجہ سے بیمار ہیں اور لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ پہلے سے قدرے افاقہ ہے احباب موصوفہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

● مکرم منیر الدین سیال صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع وہاڑی موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب کھاریاں کی اہلیہ محترمہ درد گردہ کی وجہ سے کراچی میں سخت بیمار ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے
احیاءِ نَو کا اعلان

جملہ احمدی ڈاکٹر صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ " احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن" کا احیاء کرتے ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری ۲۸۳۔ ڈی مال راولپنڈی کو اس کا پہلا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ جب تک ایسوسی ایشن کے انتخابات وغیرہ کا فیصلہ نہ ہو تا اطلاع ثانی مکرم ڈاکٹر نوری صاحب احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر رہیں گے۔ تمام احمدی ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں ان سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(۲) نیز درخواست ہے کہ اس اعلان سے اطلاع پاکر نظارت امورِ عامہ کو اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرماویں۔ نیز اگر ٹیلی فون ہو تو اس کا نمبر بھی لکھیں۔

ناظر امورِ عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاءُ الاسلام پریس، ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴ تبوک ۱۳۶۸ہش — ۲۴ ستمبر ۱۹۸۹ء

آسمانی سلطنت

بعض اوقات دوست پوچھتے ہیں پاکستان میں احمدیوں کیساتھ جو ہر سطح پر اور ہر طبقہ کی طرف سے مظالم ہو رہے ہیں۔ پکڑ دھکڑ ہو رہی ہے مارا پیٹا جا رہا ہے۔ قید و بند کی صعوبتیں ہیں گھر لوٹے جا رہے ہیں اور جلائے جا رہے ہیں۔ ذرا ذرا سی بات میں تنگ کیا جا رہا ہے۔ تو یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ حکومت کب تک ٹس سے مس نہ ہوگی۔ کب ایسے لوگوں کی پشت پناہی ترک کریگی جو کھلے بندوں احمدیوں کے ساتھ عناد کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ اور یہ لوگ خود کب باز آئیں گے۔

ایسی باتوں کے متعلق کوئی کیا جواب دے سکتا ہے حکومت کے کیا ارادے ہیں یہ کون کہہ سکتا ہے۔ لیکن ایک بات ہے جو اس سلسلہ میں نہایت تحدی کے ساتھ کہی جا سکتی ہے اور وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ ارشاد ہے "زمینی سلطنت تو صرف آسمانی سلطنت کے اظلال و آثار ہیں۔ بغیر آسمان کے یہ سلطنت کیا کر سکتی ہے۔ انسان بھی کیا عجیب شے ہے اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و صفا میں ترقی کرے تو نورٌ علیٰ نور۔ ورنہ اگر ظلمت میں گرے تو اس درجہ تک گرتا ہے کہ کوئی حصہ تقویٰ کا اس کے قول و فعل میں باقی نہیں رہتا۔ سب ظلمت ہی ظلمت ہو جاتا ہے۔"

اس ارشاد میں حضرت اقدس نے انسان کی دو کیفیتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و صفا میں ترقی کرے تو نورٌ علیٰ نور۔ اور ظلمت میں گرنے والا شخص جو ظلمت ہی ظلمت ہو جاتا ہے۔ ہمارا کام ہے کہ ہر قسم کے مصائب جھیلتے ہوئے یا دیکھتے ہوئے صدق و صفا میں ترقی کرتے چلے جائیں کہ یہی ہماری زندگی کی روشنی ہے۔ اور یہی ہماری زندگی کی اطمینان بخش کیفیت۔ دوسروں کو۔ اگر وہ چاہیں تو اور جب تک وہ چاہیں ظلمت میں گرنے دیں۔ یہ ان کا اپنا ہی فعل ہے۔ اس میں ہمارا تو کوئی ہاتھ نہیں۔ جب خدا تعالیٰ دیکھے گا کہ ہم صدق و صفا میں ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں تو یقیناً آسمانی سلطنت زمینی سلطنت کے دل بھی بدل دے گی اور طاقتیں بھی۔ وہ وقت ہوگا جب نہ لوگ اور نہ ہی حکومت ہم پر ہاتھ اٹھا سکیں گے۔ ہمارے لئے ہر طرف امن ہی امن ہوگا بلکہ ہم دوسروں کے امن کی بھی ضمانت بن جائیں گے۔

لو ڈگڈگی بجا کے مداری چلا گیا
سر پر اُٹھا کے اپنی پٹاری چلا گیا
ہر بات ایک کھیل تھا ہر بات اک فریب
جو دل سے جھوٹ کا تھا پجاری چلا گیا

ابوالاقبال

کہتے ہیں

تجھے جو گلشنِ عہدِ بہار کہتے ہیں
ہمیں بھی لوگ ترا جانثار کہتے ہیں

یہ اور بات ہے، ان کو نہ اعتبار آئے
جو بات کہتے ہیں ہم ایک بار کہتے ہیں

وہ پی چکا ہوں کہ اب تک سرور باقی ہے
میں کیا بتاؤں کہ کس کو خمار کہتے ہیں

ترے فراق ہیں سب سے بڑی مصیبت ہے
وہ مرحلہ کہ جسے انتظار کہتے ہیں

ہماری محفلِ حسرت کی جس سے رونق تھی
وہ بجھ گیا ہے چراغِ مزار کہتے ہیں

بساطِ ناز پہ سب کچھ نہیں جو کھو دیتا
ہم اہلِ شوق اسے بدقمار کہتے ہیں

شبِ فراق کی آہیں اُسے مبارک ہوں
ہوا ہے مصلحؔ بھی سینہ فگار کہتے ہیں

مصلح الدین احمد راجیکی

دین کی رغبت پیدا کرنے کا ذریعہ

اپنی اولادوں کے دلوں میں دین کی رغبت پیدا کرنا اور اسے دیندار بنانا بھی ایک رنگ میں صدقہ جاریہ ہے۔ اس کے لئے الفضل آپ کا بہت بڑا معاون اور مددگار بن سکتا ہے۔ آپ اپنے گھر میں الفضل منگوا کر اپنی اولاد کے دلوں میں دین کی رغبت پیدا کرنے کا سامان کیجئے۔ یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

(مینیجر)

نیکی کرنیوالوں کیساتھ نیکی کرو اور بدی کرنیوالوں کو معاف کرو

(روئداد جلسہ عام ۲۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضلِ عمر

لوگوں کے دلوں کو حجت بازی سے نہیں بلکہ محبت اور نرمی سے فتح کرو

میں نے متواتر دفعہ جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی ذات کی اصلاح اور تربیت میں کامیاب ہونے کیلئے اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کریں۔ اور اپنی زندگی کو اخلاق کے ماتحت بسر کریں۔

دنیا میں آج تک کبھی کوئی قوم دلائل کے ساتھ نہیں جیتی اور کبھی کسی قوم نے صرف دلائل کے ساتھ غلبہ حاصل نہیں کیا اگر دلائل کے ساتھ ہی دنیا جیتی جاسکتی تھی۔ یا دلائل کے موجود ہونے کی وجہ سے کوئی قوم غالب آسکتی تھی تو عیسائیت کو دنیا میں کبھی غلبہ حاصل نہ ہوتا۔ کیونکہ تمام وہ مذاہب جو نہایت ہی کمزور اور بوسیدہ بنیاد رکھتے ہیں ان میں سے ایک عیسائیت ہے۔

انسان کے عقل کے کسی گوشہ میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ ایک کھاتا پیتا انسان، انسانی حوائج میں گھرا ہوا انسان خدا بن جائے۔ اگر انسان تمام تعصبات سے علیحدہ ہو کر اور مخلی بالطبع ہو کر بھی سوچے کہ کسی طرح مسیح کی خدائی اس کے ذہن میں آجائے تو کبھی یہ بات اس کے ذہن میں نہیں آسکتی۔

لیکن باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں آدمی ہر سال مسیحی ہوتے ہیں دنیا میں اس کثرت کیساتھ مسیحیت پھیل رہی ہے کہ آج دنیا میں تعداد کے لحاظ سے سب سے زیادہ مسیحی ہیں۔

ایک طرف ایشیا کے بہت سے علاقوں میں مثلاً سائبیریا، آرمینیا کے تمام علاقوں میں مسیحی پائے جاتے ہیں اسی طرح افریقہ کا قریباً نصف حصہ مسیحیوں سے بھرا پڑا ہے۔ البتہ ایشیا کے بعض حصے ہیں۔ جن میں اور مذاہب بھی پائے جاتے ہیں پس عیسائیت کا غلبہ دلیلوں کی وجہ سے نہیں۔ اگر دلائل پر کسی مذہب کا دار و مدار ہوتا تو آج کبھی کی عیسائیت مفقود ہو چکی ہوتی اس بات کو دیکھتے ہوئے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ کسی دلیل کا غلبہ کے ساتھ تعلق نہیں۔ ہاں اپنی اصلاح کے لئے دلیل محرک ہو سکتی ہے۔ اور جو لوگ اپنے نفسوں پر قابو رکھتے ہیں ان کے مقابل میں بے شک یہ بڑا ہتھیار ہو سکتا ہے لیکن ایسے آدمی بہت کم ہوتے ہیں۔ ایسا آدمی ہزار میں ایک ہوتا ہے۔ ورنہ کثیر طبقہ وہی ہوتا ہے جو اخلاق سے متاثر ہوتا ہے۔ وہ ایمان لاتا ہے تو کسی کے سر پر چڑھ کر وہ ہر تند ہوتے ہیں تو کسی کے سر پر چڑھ کر وہ صرف ایک ہی دلیل جانتے ہیں کہ کوئی ایسا شخص ہمارے سامنے لاؤ جس کی ہم اتباع کر سکیں۔ کیونکہ یہ طریق ان کو آسان معلوم ہوتا ہے۔ اور مشکل کام کے وہ عادی نہیں ہوتے۔ اور اس طریق سے عیسائیوں نے کام لیا ہے۔ اور اسی ذریعہ سے غلبہ حاصل کیا ہے۔

باوجود اس کے کہ مسیحی حکومتیں کئی رنگ میں دنیا کو تباہ کر رہی ہیں لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ مسیحی پادری سیاسی خیالات کو چھپاتے ہوئے بھیڑ کی کھال میں اخلاق سے کام لیتے ہیں اور لوگوں کو گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ وہ لوگ عیسائیت کو نہیں دیکھتے اور نہ انہوں نے مسیح کو دیکھا ہوتا ہے وہ صرف اس بات کو دیکھتے ہیں کہ پادری محبت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ پس وہ اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ اس کی تعلیم اسکے عمل کے خلاف ہے۔ اور اس کی تہہ میں سیاسی خیالات کام کر رہے ہیں۔ اور حکومت کا یہ پیش خیمہ ہے یہی وجہ ہے کہ وہ عیسائیت جو یورپ کے سوا اور کہیں نہ پائی جاتی تھی اور وہ یورپ کہ جس کے کناروں پر اسلامی حکومتوں کا جھنڈا لہراتا تھا۔ آج بحر ذخار کی طرح دنیا پر پھیل رہا ہے۔ اور اس کی لہریں اس طرح اٹھ رہی ہیں کہ ہر مذہب کانپ رہا ہے کہ شاید یہی لہر اس کا خاتمہ کر دیگی وہ لوگ جن کا مطمع نظر گرد و پیش سے چند گز آگے بھی نہیں اٹھتا ان کے سوا ہر عقلمند جانتا ہے کہ عیسائی حکومت دنیا پر اب اس قدر مستحکم ہو چکی ہے کہ اب دنیا کی کوئی ظاہری طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور اس کو اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔ اور یہ سب کچھ پادریوں کے چند یاد کئے ہوئے فقروں اور ان کے شیریں کلام اور بناوٹی اخلاق کا ہی نتیجہ ہے۔ بہت سی جگہیں ہیں کہ جہاں پادریوں نے اس طریق سے کامیابی حاصل کی ہے۔

چنانچہ پشاور ہی کا واقعہ ہے کہ وہاں مدت تک عیسائیت پھیلانے کیلئے کوششیں کی گئیں۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخر وہاں ایک پادری پہنچا جس نے بازاروں میں علی الاعلان وعظ کرنا شروع کیا۔ دوسرے لوگ اسے گالیاں دیتے۔ کوئی اس پر تھوکتا کوئی گالی دیتا۔ اور کوئی اس پر راکھ وغیرہ پھینکتا۔ وہ جواب دیتا کہ بھائی تم مجبور ہو کیونکہ تمہارا مذہب ایسے ہی اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ اور میں بھی مجبور ہوں کیونکہ میرا مذہب مجھے ایسی ہی برداشت محبت، نرم دلی سکھاتا ہے۔ آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ کھڑا ہوا اور نہ صرف اس نے علی الاعلان عیسائیت کو قبول کیا۔ بلکہ زمین بھی گرجا کے لئے دی۔ جہاں گرجا بنایا گیا۔ پھر اسی طرح چین میں بھی عیسائیت کی تبلیغ کی گئی۔ اور آج وہاں بڑے بڑے خاندان سب عیسائی ہو چکے ہیں۔ یہ سب بناوٹی اخلاق کا نتیجہ ہے۔ جب یہ بناوٹی اخلاق دنیا کو جیت سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ کہ سچے اخلاق دنیا کو نہ جیت سکیں۔

بارہا تجربہ ہوا ہے کہ مباحثات سے وہ کامیابی نہیں ہوئی جو اخلاق سے حاصل ہوئی ہے۔ چنانچہ ہمارے ایک دوست ہیں جو ایسی اڈی جگہوں پر جاتے ہیں۔ جہاں کسی طرح بھی احمدیت نہیں پھیل سکتی تھی انکے جانے سے جماعتوں کی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور وہ ان کے اخلاق کا نتیجہ ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ چیز جسے ہمارے کان نہیں قبول کرتے اسے ہمارے دل کیسے مان سکتے ہیں۔ تم ہی اپنے نفسوں کو دیکھو کہ اگر تمہیں کوئی طعنہ یا سختی کے ساتھ بات منوانا چاہے تو کیا تم اس کی بات خوشی سے ماننے کے لئے تیار ہو گے۔ اگر کوئی سختی کے ساتھ بات سمجھانا چاہے اور گالیاں دینا شروع کر دے تو کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اس کی محبت سے تمہارا دل بھر گیا ہو۔

پس جو کام محبت اور اخلاص سے ہو سکتا ہے وہ اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ محبت کے ہاتھ کا دنیا کی کوئی چیز مقابلہ نہیں کر سکتی۔ تلواریں وہ کام نہیں کرتیں جو محبت کام کرتی ہے۔ حضرت نبی کریمؐ کے ہی ایک زمانہ کو دیکھ لو جس میں دس سال تک مسلمانوں نے تلواریں اٹھائیں۔ لیکن اس زمانہ میں اسلام اس طرح نہیں پھیلا جس طرح کے اس وقت پھیلا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہ موقع دیا کہ جس میں مسلمان محبت کا اظہار کر سکتے تھے۔ جب اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو غلبہ اور طاقت دی تو اس وقت مسلمانوں نے محبت کا اظہار کیا۔

جب آنحضرتؐ نے مکہ کو فتح کیا تو آپؐ نے کفار مکہ سے پوچھا کہ تیس سالہ مظالم جو تم نے مسلمانوں پر کئے آج بتاؤ تم سے کیا سلوک کیا جائے۔ انہوں نے وہی جواب دیا جو ایسے وقت میں مجبوری کے ماتحت مفتوح و مجرم قومیں دیا کرتی ہیں۔ کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ یہ انہوں نے جو کچھ کیا وہ ایک طبعی بات تھی۔ وہ ایک شکست خوردہ کی آواز تھی۔ لیکن محمد الرسول اللہؐ نے اس جواب کے خلاف کہا جو عام طور پر فاتح شخص دیا کرتا ہے۔ عام طور پر تو یہی جواب دیا جاتا ہے کہ ابھی تم نے کیا دیکھا ہے لیکن حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا جو کچھ تم نے کہا ہے ٹھیک ہے جاؤ آج تم پر کوئی ملامت نہیں بس پھر کیا تھا اس ایک فقرہ نے چند منٹ کے اندر وہ کام کیا جو دس سال کی جنگیں نہ کر سکیں وہ لوگ جو گھروں میں دروازے بند کئے بیٹھے تھے عورتیں اور بچے مارے خوف کے کانپ رہے تھے۔ کہ اب معلوم نہیں کیا ہو گا۔ اب ہمارے مظالم کی ہمیں کیا کیا سزائیں ملیں گی۔ اور مکہ کا ہر گھر ماتم کدہ بنا ہوا تھا جب آنحضرتؐ کی طرف سے اس حیات بخش اعلان کو سنا تو تمام لوگ بھاگتے ہوئے آنحضرتؐ کے قدموں پر آگرے۔ کس حیرت اور تعجب کے ساتھ مکہ کے لوگوں نے وہ آوازیں سنی ہوں گی۔ جو مکہ کی گلیوں میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گئیں۔ اور حیات بخش کلام نے ان کے اندر کیا تغیر پیدا کیا ہو گا۔

اب دیکھو تلواریں وہ کام نہ کر سکیں جو محبت کے تیر نے کام کیا۔

(معافی) کا ایک ہی تیر مکہ کے دلوں کو فتح کرتا ہوا چلا گیا۔ پھر جس وقت اطراف میں یہ آواز پہنچی تو وہ بھی ایک دوسرے سے بڑھ کر ایمان لانے میں مقابلہ کر رہے تھے

کیونکہ وہ آتھم کی تباہی کی خبر کے منتظر تھے۔ لیکن اس کے بالکل خلاف جب انہوں نے یہ سلوک دیکھا تو ان کے دل بالکل بے اختیار ہو گئے

شاید کوئی کہے کہ نبی کریمؐ تو نبیوں کے سردار تھے تو میں ایک کافر کی مثال سناتا ہوں۔ امریکہ کا ایک پریذیڈنٹ تھا اس کے دل میں غلامی کی رسم کے خلاف خیال پیدا ہوا اور اس نے ایک مسودہ قرار دیا۔ کہ جس میں غلامی کی رسم کی ممانعت کا اعلان کیا۔ لیکن امریکہ کہ جس کی تمام دولت کا انحصار غلاموں کی دولت پر تھا۔ اس کے رؤسا نے فیصلہ کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور انہوں نے کہا کہ ہماری ریاست علیحدہ کر دو۔ پریذیڈنٹ نے کہا جب تم پہلے شامل ہو چکے ہوئے ہو تو اب تم علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ چھڑ گئی۔ جس میں پہلے تو پریذیڈنٹ کے مقابل فریق کا پلہ بھاری رہا۔ کیونکہ وہ لوگ بوجہ زمیندار ہونے کے مضبوط تھے۔

لیکن آخر پھر پریذیڈنٹ کو ہی کامیابی حاصل ہوئی۔ اور اسے دوسرے علاقے پر فتح حاصل ہوئی اور دوسروں کا لیڈر مارا گیا۔ اور پریذیڈنٹ کی قوم نے بڑے بڑے افسروں نے بڑے جلوس نکالنے کا ارادہ کیا۔ اور اس میں پریذیڈنٹ کو بھی بڑی شان کے ساتھ نکالنے کا ارادہ کیا۔ بڑے بڑے لوگ ایک شاندار جلوس نکالنے کی تیاریاں کر چکے تو پریذیڈنٹ کو بلایا۔ اس نے کہا یہ جلوس کیسا؟ افسروں نے کہا آپ کے لئے جلوس نکالنا چاہتے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ جب میں حبشیوں کو غلام بنانا پسند نہیں کرتا تو اپنے بھائیوں کو کیسے غلام بنا سکتا ہوں یہ دوسرے لوگ میرے بھائی ہیں۔ جس طرح میں نے ملک کی خدمت کی ہے اسی طرح انہوں نے بھی اپنے خیال میں ملک کی خدمت کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک میں ایک محبت کی رو چل گئی۔ اور پھر تمام ملک ایک کا ایک ہو گیا۔

پھر اس زمانہ میں بھی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ کی تازہ مثالیں موجود ہیں۔ جس جس رنگ میں دشمنوں نے آپ کا مقابلہ کیا دوست جانتے ہیں دشمنوں نے کمہاروں کو آپ کے برتن بنانے سے سقوں کو پانی دینے سے بند کر دیا۔ لیکن پھر جب کبھی وہ پانی کے لئے آئے تو حضرت صاحب معاف ہی فرما دیتے تھے۔

ایک دفعہ آپ کے کچھ مخالف پکڑے گئے۔ تو مجسٹریٹ نے کہا کہ میں اس شرط پر مقدمہ چلاؤں گا کہ مرزا صاحب کی طرف سے سفارش نہ آئے۔ کیونکہ جب انہوں نے بعد میں معاف کر دیا تو پھر مجھے خواہ مخواہ ان کو گرفتار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر دوسرے دوستوں نے کہا کہ نہیں اب انہیں سزا ضرور ہی ملنی چاہیئے۔ جب مجرموں نے سمجھ لیا کہ اب انہیں سزا ضرور ہی ملے گی۔ تو انہوں نے حضرت صاحب کے پاس آکر معافی چاہی۔ تو حضرت صاحب نے کام کرنے والوں کو بلا کر فرمایا کہ ان کو معاف کر دو۔ انہوں نے کہا ہم تو اب وعدہ کر چکے ہیں کہ ہم کسی قسم کی سفارش نہیں کرینگے۔ تو حضرت اقدس فرمانے لگے کہ وہ جو معافی کیلئے کہتے ہیں تو ہم کیا کریں۔ مجسٹریٹ نے کہا دیکھا وہی بات ہوئی جو میں پہلے کہتا تھا۔ مرزا صاحب نے معاف ہی کر دیا۔

کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ بیشک آج دنیا اس کو محسوس نہیں کرتی لیکن ایک وقت آئے گا جب تاریخوں میں یہ واقعات پڑھے جائیں گے۔ تو یہی واقعات لاکھوں آدمیوں کی ہدایت کا موجب ہوں گے۔ آج اگر ۵۰ آدمیوں پر اس واقعہ کا اثر ہے۔ تو کل ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں ہزاروں آدمیوں پر یہ واقعات اثر کریں گے۔

دیکھو یہی واقعہ جو حضرت نبی کریمؐ کا میں نے سنایا ہے بیشک اس نے اس وقت بھی اثر دکھایا لیکن اگر اس وقت بھی اسکا وہ اثر نہ ہوتا تو کچھ بات نہ تھی۔ آج جس مجلس میں بھی اس کا ذکر کرتے ہیں تو خطرناک سے خطرناک دشمن کی نگاہیں بھی نیچی ہو جاتی ہیں۔ تو اس واقعہ کا آج آکر اثر ہوا

ایک دفعہ ایک افسر نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک معاملہ میں کہا کہ یہ لوگ آپ کے شہری ہیں آپ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کریں۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا اس بڈھے شاہ ہی کو پوچھو کہ آیا ایک موقع بھی ایسا آیا ہے کہ جس میں اس نے اپنی طرف سے نیش زنی نہ کی ہو اور پھر اس سے ہی پوچھو کہ کیا کوئی ایک موقع بھی ایسا آیا ہے کہ جس میں میں اس پر احسان کر سکتا تھا اور پھر میں نے اس پر احسان نہ کیا ہو۔ آگے وہ سر ڈال کر ہی بیٹھا رہا۔ یہ ایک عظیم الشان نمونہ تھا آپ کے اخلاق کا۔

پس ہماری جماعتکو بھی چاہیئے کہ وہ اخلاق میں ایک نمونہ ہو معاملات کی آپس میں ایسی صفائی ہو کہ اگر ایک پیسہ بھی گھر میں نہ ہو تو امانت میں ہاتھ نہ ڈالیں۔ اور بات اتنی میٹھی اور ایسی محبت سے کریں۔ کہ جو دوسرے کے دل پر اثر کرے۔

میں نے تو آج تک محبت سے زیادہ اثر کرنے والی کوئی بات نہیں دیکھی۔ اس لئے ہماری جماعت کا بھی محبت آمیز شعار ہو جانا چاہیئے۔ کہ جب کوئی بات کرے تو ہر آدمی محسوس کرے کہ اس کے اندر اخلاص ہے اور اس کا دل محبت سے بھرا ہوا ہے کبھی طعنہ سے کام نہ لو۔ میرے نزدیک سچے مذہب کے پیروؤں کو دلیل کے ساتھ دوسرے پر غالب آجانے پر ہنسنا سخت کمینگی ہے۔ کیونکہ دلیل تو خدا کی دی ہوئی چیز ہے کہ جیسے ایک جوان آدمی ایک بچہ پر ہنسے۔ دوسروں کی کمزوری تو بچوں کی طرح ہے۔ جو آباؤ اجداد سے چلی آئی ہے۔ اس لحاظ سے ان میں ایک طبعی کمزوری ہے۔ اور دوسرے کی دی ہوئی طاقت کے باعث دوسرے کو کمزور سمجھنا شرافت کے خلاف ہے۔

پس گفتگو میں تحمل اور شیرینی پیدا کرو۔ قربانی و ایثار کا مادہ ہو۔ تکلیف میں ہمدردی اور محبت ہو۔ طعن اور طنز و تشنیع نہ ہو۔ پھر اسکے ساتھ دعوت الی اللہ کا جوش ہو وہ جوش جو لڑائی کو دیکھ کر اور مباحثات میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ سچا جوش نہیں ہوتا اگر یہی سچا جوش ہے تو وہ غنڈوں میں بھی موجود ہے۔ اب کیا تمام غیرت غنڈوں میں ہی آگئی ہے۔ صرف ایک خاص وقت میں ان کے جوش کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انکی طبائع کمزور ہوتی ہیں۔ اس وقت ان کا بگڑنا اور لڑنا غیرت پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے بدمعاش ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ سچا جوش وہ ہے جو ٹھنڈے وقت میں بھی ہو۔

(الفضل ۳۰ نومبر ۱۹۲۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا فرض

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۶۔ نومبر ۱۹۳۴ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"یہ باتیں ایسی ہیں کہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لمحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں۔ اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دُہراؤ اور دُہراتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا وِرد اور وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اُٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے اگر پوچھا جاوے تو وہ یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔"

(تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) در مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۸ء۔ رپورٹ مشاورت ص ۱۲۸)

نیک چلن اور نیک خیال انسان بن جاؤ (کشف الغطاء ص ۹)

آج سے ۶۲ سال قبل کا ایک یادگار مطالعاتی جائزہ

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانشمند مشرق مغرب میں

شب زندہ داران لنڈن میں سب سے اول میں فلیٹ سٹریٹ کو لیتا ہوں۔ یہ لنڈن کے تمام اخبارات کا مرکزی مقام ہے اس جگہ تمام اخبارات کے دفاتر اور ان کے بڑے بڑے مطابع ہیں۔ یہاں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ دن رات برابر کام ہوتا رہتا ہے۔ اور کبھی سورج طلوع نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ہر وقت بجلی کی روشنی میں کام جاری رہتا ہے۔ فلیٹ سٹریٹ کے کسی دفتر میں جا کر معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج کے کانوں کی درازی کا کیا فلسفہ ہے اور وہاں آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ کس طرح ہر ان کے کان گوش بر آواز کے مصداق نہیں بلکہ وہاں سراپا گوش ہی نظر آتے ہیں زمین کے نیچے کے مکانات میں دیو ہیکل مشینیں کھڑی ہیں۔ اور وہ منتظر ہیں کہ اپنی حیرت انگیز رفتار سے چند گھنٹوں کے اندر تمام دنیا کی خبریں انگلستان کے کونے کونے میں پہنچا دینے کیلئے اخبارات چھاپ کر رکھ دیں۔

آؤ میں آپ کو دکھاؤں کہ ان کے لئے مصالحہ کس طرح تیار کیا جاتا ہے۔ اوپر کے کمرہ میں آپ جائیں تو معلوم ہوگا کہ دنیا کے مختلف حصص سے برقی پیام۔ لاسلکی پیام آ رہے ہیں۔ اور ایڈیٹروں کی ایک فوج مختلف شعبوں میں اپنے اپنے ڈیسک پر موجود ہے اور اس طرح کام میں مصروف ہے۔ کہ انہیں اپنے آپ کی بھی کوئی ہوش نظر نہیں آتی۔ باہم سرگوشی تک نہیں ہو رہی گویا یوم الحساب ہے اور ہر ایک اپنے اپنے نامہ اعمال کو پڑھ رہا ہے۔ کبھی کوئی منہ اُٹھاتا اور سگریٹ کا دھواں اُڑا دیتا ہے۔ ٹیلیفون اپنا کام کر رہا ہے۔ اور مختلف شہروں اور ملکوں سے پیامات آ رہے ہیں۔ یہ عجیب نظارہ ہوتا ہے۔ دنیا کی قسمت کا گویا فیصلہ ہوتا ہے۔ بعض ایسی منذر خبریں اور پیامات آتے ہیں جو انسان کو سُن کر دینے کے لئے کافی ہیں۔ تجارتی معاملات۔ سیاسی پیچیدگیاں۔ ارضی اور سماوی حادثات غرض ایک ایسی حالت ہوتی ہے جیسے ایک آدمی سینما میں بیٹھا ہوا ہے اور مختلف مناظر اس کے سامنے سے گذرتے ہیں۔ آخر ان تمام واقعات اور اخبارات کو ایک مناسب اور موزوں ترتیب دے کر کمپوز کیا جاتا ہے۔ اور کمپوز کرنے والی مشینیں ایک قالب اخبار کا تیار کر دیتی ہیں۔ پھر مختلف عملوں کے بعد وہ پریس کی دیو ہیکل مشینوں پر جاتا ہے۔ اور سگنل ہوتے ہی کام شروع ہو جاتا ہے۔ اور چند گھنٹوں کے اندر ابھی لوگ بستر راحت ہی میں ہوتے ہیں کہ لنڈن کے گلی کوچوں میں ہی نہیں بلکہ انگلستان کے تمام بڑے بڑے شہروں تک صبح کے اخبار پہنچ جاتے ہیں۔ یہ اخبارات ایک قوت اور طاقت ہوتے ہیں۔ فلیٹ سٹریٹ کے شب زندہ داران کی ایک کشش قلم حقیقت میں ایک انقلاب پیدا کرنے کی قدرت رکھتی ہے۔ دوسرے دن کے حالات پر جو اثر پیدا ہوتا ہے وہ اس شب زندہ داری کا نتیجہ ہوتا ہے۔

صبح کو شائع ہونے والے اخبارات کے رات کو دن بنا دینے والے حصہ کو چھوڑ کر آؤ میں آپ کو جنرل پوسٹ آفس میں لے چلوں شب زندہ داران لنڈن میں ان کو دوسرا درجہ دیتا ہوں۔ صبح کو سب سے پہلی ڈلوری کی تقسیم کیلئے کروڑوں خطوط اور پارسل جو ڈھیروں ڈھیر پڑے ہیں۔ اور مختلف حصص سے ہر وقت آ رہے ہیں۔ ترتیب دیئے جا رہے ہیں اور سارٹروں کی ایک فوج ان خطوط کو چھانٹ رہی ہے۔ اور لوگوں کی قسمتوں کو مختلف تھیلوں میں بند کر رہی ہے۔ میں ہمیشہ چٹھی رسانوں کے تھیلوں میں قسمتوں کو بند دیکھا کرتا ہوں۔ وہ کسی کے لئے خوشخبری اور کسی کے لئے حوصلہ شکن خبریں لے آتے ہیں۔ ایک طرف یہ عمل جاری ہے دوسری طرف وہ خطوط جو باہر جا رہے ہیں ان کو مختلف تھیلوں میں بند کیا جا رہا ہے۔ تاکہ ہر وقت گاڑی پر پہنچ جائیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ ایک منٹ کی دیر بھی علی العموم ان کاموں میں نہیں ہوتی۔ وہ ایسے طور پر ہو رہے ہیں۔ کہ گویا مشینیں ہیں۔ جو کام کر رہی ہیں لوگ ابھی اُٹھتے نہیں۔ کہ ان کے بیرونی دروازے کے لیٹر بکس میں خطوط اور دروازوں پر اخبارات موجود ہوتے ہیں۔ اور اُٹھتے ہی سب سے پہلے جو چیز انہیں ملتی ہے وہ اخبارات خطوط اور دودھ کی بوتلیں ہیں۔

لنڈن کے ان شب زندہ داران کو اپنے کام میں مصروف رہنے دو۔ اور میرے ساتھ لنڈن کے مرکزی فائر بریگیڈ آفس میں چلے چلو۔ لنڈن میں جو بجائے خود ایک ملک ہے۔ جہاں قریباً ۸۰ لاکھ آدمی موجود ہیں۔ جہاں پٹرول۔ گیس اور بجلی ایسی چیزیں ہیں۔ جو فوراً خاک سیاہ کر سکتی ہیں۔ پھر ان سفید لیکن جہاں سوز چیزوں پر حکومت اور ان کی بغاوت کے خطرات سے حفاظت کے سامان کو دیکھنا انسانی عقل اور اس کے عالی مقام کو سمجھنے کے لئے بہت مدد دیتا ہے۔ آگ بجھانے کا انتظام جس محکمہ کے سپرد ہے وہ فائر بریگیڈ کہلاتا ہے اس محکمہ میں بڑے بڑے انجن، پمپ سیڑھیاں اور جھولے (جن میں بلندی سے کودنے والوں کو بچایا جا سکتا ہے) ہر قسم کا سامان بکثرت مہیا اور ہر وقت تیار رہتا ہے۔ یہ ہر حصہ میں ہیں۔ اور ایک ان کا مرکزی محکمہ ہے۔ رات کو آپ وہاں جائیں۔ تو آپ کو ایک اور ہی دنیا معلوم ہوگی۔ سوتے جاگتے کی کہانی نظر آتی ہے۔ آگ بجھانے والے محکمہ کے لوگ پوری وردی پہن کر سوتے ہیں۔ گھروں میں نہیں اپنی ڈیوٹی پر بظاہر سوتے ہیں۔ فی الحقیقت جاگتے ہیں۔ جونہی گھنٹی بجی وہ فوراً کود کر سوار ہوئے اور دوڑ پڑے جب فائر بریگیڈ کا انجن جا رہا ہو تو اس کی گھنٹی بجتی جاتی ہے۔ تاکہ راستہ میں ٹریفک کی وجہ سے اُسے رُکنا نہ پڑے ان بیدار دل سونے والوں کے علاوہ ایک اور جماعت ہے۔ جو آنکھ۔ دل اور کان سب کو بیدار اور ہوشیار رکھتے ہیں۔ اور اُن کے کان ٹیلیفون کے پیامات پر ہیں۔ دیوار پر آپ کو بہت بڑا نقشہ نظر آئے گا جو فوراً آگ لگنے کے محل اور مقام واضح کر دے گا۔ اپنے شہر اپنے ہم جنسوں کے مال اور جان کی حفاظت کرنے والوں کا ایک یہ گروہ ہے۔ جو میرے نقطہ خیال میں شب زندہ داران لنڈن میں اعلیٰ مقام رکھتا ہے آگ بجھانے کے وقت اور لوگوں کی جان بچانے کے وقت یہ لوگ اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر جس قسم کی قربانی کرتے ہیں۔ اس کا بیان میرے قلم کی قوت سے باہر ہے۔ بنی نوع انسان کی خدمت کا یہ جذبہ محض چند سکّوں کے لئے نہیں ہو سکتا۔ ایک نادان ممکن ہے اس کو ملازمت کے لئے قرار دے۔ مگر یہ امر واقع ہے کہ اس موقع پر لاکھوں ایسے ہونگے کہ اگر ان کو لاکھ روپیہ بھی دیا جائے۔ تو وہ اپنے آپ کو اس خطرہ میں نہ ڈالیں۔ یہ کیوں کرتے ہیں۔ میرا نظریہ اس بارے میں اور ہے۔ آپ صرف اس کا تصور کریں۔ اور ان شب زندہ داران کی زندگی میں اپنے آپ کا مطالعہ کریں۔ کہ ملک اور قوم کی خدمت کے لئے اس قسم کی ذمہ داری آپ کہاں تک لے سکتے ہیں۔

میں ایک ناقابل عفو فروگذاشت کروں گا۔ اگر لنڈن کے شب زندہ داران میں دریائے ٹیمس کی پولیس کا ذکر نہ کروں دریائے ٹیمس کی پولیس جو رات کو گشت کرتی ہے۔ اس کی کارگذاریوں اور جفاکشی کو دیکھ کر بھی حیرت ہوتی ہے۔ چونکہ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ پر ایمان کم ہے۔ اور انسانی کمزوریاں مصائب اور مشکلات کے مقابلہ کے قابل ایسی صورت میں نہیں رہنے دیا کرتیں اس لئے خودکشی کی وارداتیں اور دریا کے ذریعہ مختلف قسم کی دوسری وارداتوں کے بہت سے واقعات ہو جانے کا احتمال رہتا ہے۔ اس لئے ان تمام وارداتوں سے شہر کو محفوظ رکھنے کے لئے رات بھر پولیس کی موٹر کشتیاں دریائے ٹیمس میں چکر لگاتی رہتی ہیں۔ وہ ہر وقت مشکوک نظروں اور دھوکہ دینے والے کانوں کے ساتھ گذرتے ہیں جہاں ذرا بھی سایہ نظر آیا۔ انہیں کسی بدمعاش کا دھوکہ ہوتا ہے اور جہاں ذرا بھی چھپلاہٹ پانی میں سنائی دی انہیں کسی خودکشی کرنے والی عورت یا مرد کا گمان ہوتا ہے۔ اور ایسی وارداتیں کبھی کبھار ہو بھی جاتی ہیں۔ جونہی ایسا موقعہ ہوتا ہے وہ بلا لحاظ موسم کی شدت اور سختی کے کپڑے اتارنے کے ذرا بھی وہم کے بغیر دریا میں کود پڑتے ہیں اور گرنے والے کی جان بچانے کے لئے اپنی جان خطرہ میں ڈال دیتے ہیں! کیا پیارا فرض ہے۔ اگرچہ جانگداز ہے لیکن اس سے بہتر اور خوشگوار کیا فرض ہوگا کہ خدا کی مخلوق کی جان بچائی جائے اس کے علاوہ اور بھی شب زندہ داران لنڈن ہیں۔ انہیں تم ہسپتالوں میں پاؤ گے۔ ان سوسائیٹیوں کے ہومز میں پاؤ گے جہاں خدا تعالیٰ کی اس مخلوق کو لیا جاتا ہے جو ابھی ابھی دنیا میں آئی ہے اور جو بعض نامعلوم اسباب اور

حالات کے تحت ماؤں کی گود سے الگ ہوکر دوسروں کی آغوش کو آغوش مادر سمجھنے پر مجبور ہے۔ مگر یہ واقعہ ہے۔ کہ وہاں اس سے کم آرام اور محبت کے حلقہ میں نہیں ہیں۔ جو انہیں اپنے گھروں میں میسّر ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات اس سے کہیں زیادہ حاصل ہے۔ غرض لنڈن کی رات کی دنیا اپنے عجائبات کے لحاظ سے ایک بے نظیر دنیا ہے۔ ہمارے لئے اس میں انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے بہت سے سبق ہیں سوچو اور غور کرو۔ کیا معرفت کا نکتہ فرمایا گیا ہے۔

ترجمہ "جو اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار رہتا ہے خدا تعالیٰ اس کی مدد کیلئے تیار رہتا ہے"

یورپ کا اخلاقی فلسفہ ایک رنگ میں سبق دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں دین حق اس مقام سے بہت اونچا لیجانا چاہتا ہے وہ اس ابتدائی زینہ پر انسان کو رکھنا نہیں چاہتا بلکہ وہ سبق دیتا ہے کہ خدا ان کا مددگار رہتا ہے جو دوسروں کی مدد کریں۔ یہ تعلیم خودغرضی سے اوپر لیجا کر ایثار اور دوسروں کی اعانت کا عملی فلسفہ بتاتی ہے۔ لنڈن کے ان نظاروں کو دیکھتے ہوئے ہم اپنے اندر کی دنیا پر نظر کریں کہ اس کی مصروفیت یا انہماک کا مقصد کیا ہے؟

(عرفانی از لنڈن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

SEYCHELLES سیشلز

ایک ترقی پذیر ملک پر ایک نظر

دارالحکومت ـــ وکٹوریا
(آبادی ۲۵,۰۰۰ تقریباً)

رقبہ۔ ملک ۱۱۲ دور دور تک پھیلے ہوئے چھوٹے اور بڑے جزیروں پر مشتمل ہے جن کا مجموعی زمینی رقبہ ۱۵۶ مربع میل (۴۰۴ مربع کلومیٹر) ہے۔

آبادی ـــ ۷۲,۰۰۰

آبادی کے بڑھنے کی شرح: ۱۰۲ فی صد (یہ شرح ۱۹۷۳ء سے ۱۹۸۲ء کے عشرے کی ہے)

باشندے: زیادہ تر کریول (جو کہ یوروپین اور افریقی اختلاط کی پیداوار ہیں) ان کے علاوہ کچھ یوروپین۔ انڈین اور چینی لوگوں کے گروہ بھی ہیں۔

زبان: کریول (جو کہ عام استعمال کی زبان ہے)

سرکاری زبانیں انگلش اور فرنچ ہیں

مذہب: زیادہ تر عیسائیت جن میں ۹۲ فی صد رومن کیتھولک اور ۸ فی صد اینگلیکان (ایک عیسائی فرقہ) ہیں۔

ڈاکٹر: ہر ۲۳۷۰ لوگوں کے لئے ایک ڈاکٹر۔

ہسپتالوں میں بستروں کی تعداد۔
ہر ۲۰۰ آدمیوں کے لئے ایک بستر۔

ریڈیو سیٹ: ہر ۲۰۵ لوگوں کیلئے ایک سیٹ۔

روزنامہ اخبارات: ۲۔

تعلیم: تمام بچوں کی تعداد کے ۹۵ فی صد کیلئے فری بنیادی پرائمری تعلیم کا انتظام ہے۔ سیکنڈری سکولوں اور ووکیشنل سنٹرز کی تعداد دن بدن بڑھائی جارہی ہے۔

اقتصادیات: زراعت۔ ٹورازم ہلکی انڈسٹری۔ بڑی بڑی برآمدات کھوپرا۔ اور دارچینی کی چھال ہیں۔

مجموعی قومی پیداوار: (۱۹۸۳): ۱۶۰ ملین ڈالر (G.N.P)

گروتھ ریٹ: (۱۹۷۳-۸۳): ۳۰۴ فی صد.

افواج: ۱۷۵۰ افراد پر مشتمل فوج جن کی مدد کیلئے ۳۰۰۰ ممبروں پر مشتمل پیپلز ملیشیا ہے۔

کرنسی: سیشلز روپیہ۔

خرطوم فیم والے برطانوی جنرل چارلس گارڈن نے جب سیشلز کا انیسویں صدی کے آخر میں دورہ کیا تو وہ اس علاقے کی خوبصورتی سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے اس کو بائبل میں مندرج جنت سے تشبیہ دی.

مڈغاسکر کے شمال میں بحرہند میں ہزاروں میل کے علاقے میں پھیلے ہوئے سمندری علاقے کے ۱۱۲ چھوٹے اور بڑے جزیرے دو بڑے گروپس پر مشتمل ہیں۔ گرینائٹ سے بنے ہوئے ماہی جزائر جن میں زیادہ تر آبادی پائی جاتی ہے۔ اور کورالین والے باہر کے جزائر جن میں سے اکثر غیر آباد ہیں۔

۱۹۷۱ء میں یہاں ایک بڑی ائرپورٹ بننے سے پہلے ان جزائر کی طرف کسی کی توجہ نہ تھی۔ لیکن اب تمام دنیا سے ٹورسٹ سیشلز میں آتے ہیں۔ زائرین اس کے علاقے کے شاندار نظاروں (جن میں شاندار پھول پھل اور پودے سینکڑوں قسم کے پرندے۔ شاندار ساحل سمندر اور کورل پتھریلی چٹانیں شامل ہیں) کی وجہ سے یہاں کھچے چلے آتے ہیں اور انہی چیزوں سے مجبور ہوکر جنرل گارڈن نے اس علاقے کو جنت کا ٹکڑا قرار دیا تھا۔ جنرل کے اس بیان کے ایک سو سال بعد افریقہ کے ساحل سے ۱۰۰۰ میل (۱۶۰۰ کلومیٹر) دور ماہی کے جزیرے پر پہلا جمبو جیٹ اترا تھا۔ آج تقریباً ۷۵ ہزار ٹورسٹ سیشلز میں آتے ہیں۔ اور جزائر کی قدرتی خوبصورتی کو متاثر کئے بغیر یہاں پر سیاحت کیلئے کئی آسانیاں فراہم کی جاچکی ہیں۔

انڈسٹری زرمبادلہ کا ایک بڑا ذریعہ بن چکی ہے جس نے ملک کی ۷۲,۰۰۰ کی آبادی کی مجموعی قومی پیداوار کو اس قدر بڑھایا ہے کہ اب انفرادی قومی آمدنی ۲۴۰۰ ڈالر تک پہنچ چکی ہے جو کہ برازیل ملائیشیا اور جنوبی افریقہ سے بھی زیادہ ہے۔

۱۷۶۸ء میں فرانس کے اس علاقہ کو اپنی نوآبادی بنا لینے سے پہلے یہ جزیرے غیر آباد تھے۔ فرانس نے یہ علاقہ مصالحوں کی پیداوار کیلئے حاصل کیا تھا لیکن ۱۷۹۴ء میں انگریزوں نے اس پر قبضہ کرلیا اور ۱۸۱۴ء میں یہ ماریشس کے ماتحت ایک ملک بن گیا۔ یوروپ ایشیا اور افریقہ سے مزدور لائے گئے تاکہ مصالحوں کی کاشت کا کام کیا جاسکے ان قوموں کی آمیزش سے ان جزائر میں آج پائی جانے والی کریول نسل ظہور پذیر ہوئی۔

۱۹۰۳ء میں سیشلز کو ایک علیحدہ برٹش کالونی کا درجہ دے دیا گیا۔ اور ۱۹۷۵ میں اس کو اندرونی حکومت خود اختیاری مل گئی۔ اور ۱۹۷۶ء میں اسے آزادی دے دی گئی۔ اور مغرب کی طرف جھکاؤ رکھنے والے جیمز مانچم اس کے پہلے پریذیڈنٹ تھے اور انہوں نے سیشلز کو سوشلسٹ طرز حکومت پر چلانا شروع کیا۔

سیاحوں کی بڑی تعداد میں آمد سے پہلے سیشلز کی معیشت زیادہ تر زراعت پر مشتمل تھی۔ جس میں کوپرا دارچینی۔ وینلا۔ اور چائے کی برآمد کا زیادہ حصہ تھا۔

آزادی کے بعد سے ہلکی انڈسٹری نے یہاں خاصی وسعت اختیار کر لی ہے ایسی تمام انڈسٹری وکٹوریا کے اردگرد لگائی گئی ہے۔ جو کہ دارالحکومت اور ماہی جزیرے کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ اس کے علاوہ اس انڈسٹری میں بیئر بنانے کا ایک کارخانہ۔ مچھلیوں کو منجمد کرنے کا ایک کارخانہ اور فرنیچر۔ پلاسٹک۔ صابن۔ سوفٹ ڈرنک۔ اور سگریٹوں کے کارخانے شامل ہیں۔ حکومتی ملکیت کے شراب کے کارخانے میں سب سے زیادہ لیبر کام کرتی ہے۔ اور اس میں ۴ ملین لٹر بیئر ہر سال تیار کی جاتی ہے۔

بحرہند میں فوجی اہمیت کے مقام پر واقع ہونے کی وجہ سے سیشلز مشرق اور مغرب کے درمیان ایک نہایت اہم مواصلاتی اور باربرداری کا مرکزی مقام بن گیا ہے۔ کئی انٹرنیشنل ایئرلائنز اور جہازران کمپنیاں ماہی میں سے ہوکر گذرتی ہیں۔

اور تھوڑا عرصہ پہلے کی بات ہے کہ اس ملک نے اپنی ایئرلائن بھی قائم کرلی ہے۔ جو کہ زیادہ تر سیاحوں کی آمدورفت کیلئے قائم کی گئی ہے۔

جب سے ۱۹۷۹ سے جاری ہوئے والا نیا دستور جاری کیا گیا ہے۔ سیشلز پیپلز پروگریسو فرنٹ ہی ایک قانونی سیاسی پارٹی ہے جو کہ ایوانی پیپلز اسمبلی کے الیکشن کے لئے تمام نمائندگان کی نامزدگی کرتی ہے۔ سیشلز کے رہنے والے لوگوں کو سیاسی اجتماع کے حقوق نہیں دیئے گئے اور سیکورٹی فورسز کو لوگوں کو گرفتار کرنے کے وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ باہر کے ملکوں میں بہت سارے حزب اختلاف کے گروپ قائم کئے گئے ہیں اور پچھلے سالوں میں گورنمنٹ کا تختہ الٹنے کی کئی کوششیں کرنے کی اطلاعات ملی ہیں۔

امریکہ کی شہری حقوق کی ایک تنظیم نے جس کا نام یو۔ ایس۔ سول رائٹس واچ ڈاگ

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کہی کہانی

بہتے رہنا آنکھ کے پانی!
بہتا پانی کہے کہانی!
آس کا دیپک بجھ نہ جائے
جلتے دل کی یہی نشانی!
سُکھ میں سب نے ساتھ دیا ہے
دُکھ کی بپتا کس نے جانی!
دریا، ریت اور چاند نے دیکھی
میری گلیوں کی ویرانی!
کیسی کیسی بات سُنی ہے
کیسی کیسی ہے نگرانی!
اب ایمان سنبھالیں کیسے
کفر کی تہمت تیری زبانی!
بخشے زرخیزی کی دولت
بچپن، دریاؤں کا پانی!
دونوں دور بہت مشکل ہیں
ایک بڑھاپا ایک جوانی!!
زادِ راہ کچھ پاس نہیں ہے
چلنے کی پھر کیوں ہے ٹھانی؟
پاؤں میں زنجیر پڑی ہے
من موجی ہے اور سیلانی!
ہم کو ہٹا دیں گے راہوں سے؟
سوچنے والوں کی نادانی!!
پتھر کی دیوار ہے یہ دل
اس میں ہیروں کی تابانی!
زندہ رہنا سیکھا جس نے
مرجانے کی دل میں ٹھانی!
نام محمدؐ پہ مٹتے ہیں
بات یہی ہے نئی پرانی!
لوٹ آؤ تو عید منائیں
پیش کریں اپنی قربانی!
پاؤں کے چھالوں سے کہہ دو
رِستے رہنا ریت پرانی!
آنکھوں کی سوئیاں باقی ہیں
صبر سے رہنا آنکھ کے پانی!
قطرہ قطرہ بہہ نکلا ہے
بہتے رہنا آنکھ کے پانی!
صدیوں تک بہنا ہے تجھ کو
کہتے رہنا مری کہانی!
بہتے رہنا آنکھ کے پانی!

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پہ ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۶۶:- میں شاہدہ فرحت زوجہ ملک سلطان احمد صاحب قوم ککے زئی ملک پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل ربوہ حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۲-۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۱۵۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۵ تولہ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- شاہدہ فرحت زوجہ ملک سلطان احمد صاحب دارالفضل ربوہ حال جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱- ملک سلطان احمد وصیت نمبر ۲۲۸۶۶ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲- سلیم احمد گیلانی وصیت نمبر ۲۲۸۴۹

مسل نمبر ۲۷۰۶۷:- I MRS EMIN W/O MOHAMMAD ABBANDI پیشہ HOUSE WIFE عمر 70 YEAR بیعت ۱۹۳۷ء ساکن CL4 N. GUNTAR NO 303 GARUT (URBAR) ضلع INDONESIA بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 15 FEBRUARY میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) A RICE FIELD 1550 SQ. MTR. VALUING RP. 3.100,000,- (2) HAQ MEHR/DOWER RP. 100,000. اس وقت مبلغ 1,50,000,- روپے (SIX) PERE MONTH بصورت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۔۔۔ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ MRS. EMIN BINITI SABIN - گواہ شد نمبر۱- UKUN RAEHMAT SUKUR BIN HASKAWAN MUSTAFA گواہ شد نمبر۲ (SATARDI BIN SAUD) (INDONESIA)

مسل نمبر ۲۷۰۶۸ - I HASAN BASRI AYYUBI S/O MOHAMMAD AYYUB پیشہ MUBALLIGH ساکن INDONESIA عمر 24 YEAR بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 7 OCTOBER 1988 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (1) A VESPA 1977 MOTOR CYCLE VALUING RP. 450,000,- (2) A TELVISION BLAEK & WHITE 14 INCH, 100,000,- (3) A WATCH VALUING, 15 000,- TOTAL RP 565,000,- اس وقت مجھے مبلغ 91,800,- روپے ماہوار بصورت ۔۔۔ مل رہے ہیں اور مبلغ ۔۔۔ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد HASAN BASRI AYYUBI - گواہ شد نمبر۱- N.A. SAFARI - گواہ شد نمبر۲- ABDUL GANI -

مسل نمبر ۲۷۰۷۰ - میں ام الخیر اہلیہ محمد بن صالح پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اکرا غانا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے - حق مہر 38400/- اس وقت مجھے مبلغ 3200/- ماہوار مل رہے ہیں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ام الخیر اکرا غانا۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالوہاب بن آدم۔ گواہ شد نمبر۲ محمد بن صالح خاوند موصیہ۔

ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو

(کشف الغطاء ص ۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دولتِ مشترکہ اور پاکستان

اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ یکم اکتوبر کو پاکستان ۱۷ سال کی غیر موجودگی کے بعد پھر دولت مشترکہ کا ممبر بن جائے گا۔ دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل سر شری دت رام پھال نے کہا ہے کہ یہ ایک تاریخی موقعہ ہوگا اور برطانیہ اور دیگر ممالک جو اسکی نو آبادی رہ چکے ہیں اس بات سے خوشی محسوس کریں گے۔ تمام کے تمام اراکین دولت مشترکہ نے خوش دلی اور بشاشت کے ساتھ پاکستان کی منتخب جمہوری حکومت کو دولت مشترکہ میں شامل کرنے کا اظہار اور اعلان کیا ہے۔ پاکستان کی وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اکتوبر میں ملایا میں ہونے والی دولت مشترکہ کی کانفرنس میں بطور ۴۹ ویں ممبر کے حصہ لیں گی۔

پاکستان نے ۱۹۷۲ء میں اس وقت دولت مشترکہ کو چھوڑا تھا۔ جب برطانیہ اور دولت مشترکہ کے بعض دیگر ممالک نے بنگلہ دیش کو RECOGNISE کر لیا تھا۔ اس کے بعد دولت مشترکہ میں شامل ہونے کی کوششیں تو کی گئیں لیکن خاص طور پر ہندوستان نے پاکستان میں مارشل لاء کی حکومت ہونے کی وجہ سے مخالفت کی۔ جونہی انتخابات کے بعد محترمہ بینظیر بھٹو ۱۹۸۸ء میں وزیر اعظم بنیں۔ ہندوستان نے اپنے اس عندیے کا اظہار کیا کہ وہ اب مخالفت نہیں کرے گا۔ اگرچہ دولت مشترکہ میں داخلے کے لئے کوئی خاص شرائط تو نہیں ہیں لیکن یہ لازمی بات ہے کہ تمام اراکین بالاتفاق کسی ایسے ملک کی جو پہلے برطانوی نو آبادی رہ چکا ہو۔ داخلے کی منظوری دیں۔

تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدردِ نوعِ انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔

بقیہ : سیشلز

آرگنائزیشن فریڈم ہاؤس نے مختلف ملکوں کی ایک سے ۷ تک درجہ بندی کی ہوئی ہے۔ اس کا مقصد ملکوں میں شہری آزادیوں کا تعین کرنا ہے۔ یعنی کم سے کم آزادی کا نمبر سات اور زیادہ سے زیادہ کا ایک۔ اس تنظیم نے اس اعتبار سے سیشلز کا نمبر ۶ پر رکھا ہوا ہے۔

(سید ظہور احمد شاہ)

ہر قسم کے
ریفریجریٹرز • ائرکنڈیشنرز
ڈیپ فریزرز
خریدنے کے لئے ہمارے
ہاں تشریف لائیں۔

نیشنل الیکٹرانکس

1۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
فون
۲۲۳۲۲۸ - ۵۷۳۰۹

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ
پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔
خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینجر مشہور دواخانہ فون ۹۰۶
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ

خبریں

• پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ اور سابق گورنر ملک غلام مصطفےٰ کھر نے گذشتہ روز وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور ان کے ساتھیوں سے دو گھنٹے تک ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں اب خاموش تماشائی نہیں رہ سکتا۔ میں نے اب جو راہ اختیار کی ہے وہی میری زندگی کا مقصد ہے۔ خیال ہے کہ وہ پیپلز پارٹی میں واپس آگئے ہیں اگرچہ اس کا رسمی اعلان وہ چند دنوں بعد کریں گے اس وقت ان کے ساتھ اور بہت سے ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ابھی پارٹی میں واپس نہیں آئے۔ وزیر قانون افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ ابھی کھر کی وزیر اعظم سے ابتدائی بات چیت ہوئی ہے۔ مسٹر کھر نے ملاقات کے بعد جب اخبار نویسوں سے بات چیت کی تو پیپلز پارٹی کے وزیر مملکت احمد سعید اعوان ان کے ساتھ تھے۔ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ مسٹر کھر جہانیاں سے صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑیں گے جس کے بعد وہ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کا بھی کردار ادا کریں گے۔ ایک اندازے کے مطابق مسٹر کھر کے ساتھ آئی جے آئی کے ۲۰، اراکین صوبائی اسمبلی ہیں انکی پیپلز پارٹی کے ساتھ تائید پنجاب کے مستقبل پر اہم اثرات ڈالے گی۔

• وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی خان نے کہا ہے کہ حکومت کشمیر کے عوام کے حق خود ارادیت کے لئے عالمی سطح پر کوشش کر رہی ہے اور ہم اقوام متحدہ کی قرار دادوں اور شملہ معاہدہ کے مطابق مسئلہ کشمیر کا حل چاہتے ہیں۔

• پنجاب پولیس نے اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایف آئی اے ملک نسیم رضا اور انسپکٹر افتخار شاہ کا چار روزہ جسمانی ریمانڈ حاصل کر لیا ہے۔ ان کا ریمانڈ عدالت کی بجائے تھانہ میں لیا گیا۔ پنجاب پولیس نے ایف آئی اے کے افسروں پر بلوہ کا مقدمہ بنایا ہے۔ دونوں افسروں کی درخواست ضمانت کو ہائی کورٹ نے سیشن کورٹ میں منتقل کر دیا ہے۔

• لوک گلوکار عطاء اللہ عیسیٰ خیلوی ایک حادثے میں زخمی ہو گئے ہیں انکی چھ پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔

• وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ظاہر شاہ کی واپسی کے متعلق کچھ کہنا ابھی قبل از وقت ہوگا۔ پاکستان کی حکومت مجاہدین کی عبوری حکومت کی خامیوں کے باوجود اسکی حمایت جاری رکھے گی۔

• سری لنکا میں قیام امن کی بھارتی افواج نے اپنی تمام کارروائیاں معطل کر دی ہیں۔ لنکا کے شمال مشرقی صوبے میں امن بحال کرنے کے سلسلے میں بھارت اور سری لنکا کی حکومتوں کے درمیان جو اتفاق رائے ہوا ہے یہ فیصلہ اسکی روشنی میں کیا گیا ہے۔

• وزیر اعظم پاکستان مسز بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وفاق اور پنجاب کے مابین کوئی اختلاف نہیں۔ دراصل دو سیاسی جماعتوں کے درمیان اختلافات ہیں۔ جنہیں ہم دور کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے جب بھی ایسی کوشش کی جاتی ہے۔ ہماری پیشکش کو ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ جب بھی اختلافات ختم کرنے کیلئے فضا قائم ہوئی صورتحال کو خراب کر دیا گیا۔

• قانون انصاف اور امور داخلہ کی وزارتیں وفاق کے خلاف پنجاب حکومت کے باغیانہ طرزِ عمل کا جائزہ لے رہی ہیں۔ جس کا مظاہرہ پنجاب پولیس نے ایف۔ آئی۔ اے کے دو افسروں کو گرفتار کر کے کیا ہے۔ یہ بات وزارت داخلہ کے ایک ترجمان نے آج یہاں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے یکطرفہ اعلان آزادی کر دیا ہے۔ جو کہ از حد افسوسناک ہے۔

بازیافتہ اشیاء

دفتر صدر عمومی گولبازار ربوہ میں ایک بازیافتہ سائیکل اور ایک ٹوپی موصول ہوئی ہے۔ جن صاحب کی ہوں وہ نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔